جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ایڈیٹر:- نعیم احمد نیّر

جلد نمبر 7 — ماہ اخاء 1380 ہجری شمسی مطابق اکتوبر 2001ء — شمارہ نمبر 10

القرآن الحکیم

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ○ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ○

ترجمہ:- اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو کہا تھا (کہ) تم آدم کے ساتھ (ساتھ) سجدہ کرو تو انہوں نے (تو اس حکم کے مطابق) سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے (نہ کیا) وہ جنوں میں سے تھا۔ پھر اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی نسل کو (اپنے) دوست بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لئے وہ (یعنی شیطان خداتعالیٰ کا) بدل ہونے کے لحاظ سے بہت ہی برا ہے۔ میں نے انہیں نہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش (کے موقع) پر حاضر کیا تھا۔ اور نہ (خود) ان کی (اپنی) جانوں کی پیدائش کے موقعہ پر اور نہ ہی میں گمراہ کرنے والوں کو (اپنا) مددگار بنا سکتا تھا۔ (کہف: 47-46)

تفسیر:- مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ میں هُمْ کی ضمیر شیطان اور اس کی ذریت کی طرف جاتی ہے اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اے لوگو تم شیطان کو کیا اس لئے دوست بناتے ہو کہ اس سے ترقی حاصل کرلو گے۔ حالانکہ تمہاری پیدائش میں اس کا کوئی دخل نہ تھا۔ اور نہ اس کا کوئی حصہ زمین و آسمان کی پیدائش میں ہے۔ یہ تو ملائکہ انسان کی تمام قوتیں نیکی کی خاطر پیدا کی گئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کو گمراہ کرنے والوں کو اپنا ساتھی اور خدمت گذار نہیں بنا سکتا۔ پس دنیا میں اگر کوئی قوم خدا تعالیٰ سے دور ہو کر ترقی کرنا چاہے تو کبھی یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اب دنیا کا کام اس کے ہاتھ میں دے دیگا۔ اللہ تعالیٰ تو دنیا کی حکومت اپنے ہی ...

باقی صفحہ 4 پر

جرمنی کے بین الاقوامی اہمیت کے شہر فرینکفرٹ میں 53 واں عظیم الشان عالمی میلہ کتب

جماعت جرمنی کی اس میلہ میں اسلام کے نام سے جرأت مندانہ شرکت اور شاندار کامیابی

چھ روز تک جاری رہنے والے اس میلہ کے دوران ہزاروں افراد نے ہمارے سٹینڈ سے اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو امسال بھی فرینکفرٹ میں لگنے والے سالانہ عالمی میلہ کتب میں اپنے جرمن اشاعتی ادارہ Verlag Der Islam کے نام سے ایک شاندار سٹینڈ لگانے کی توفیق ملی اور اس طرح سے چھ روز تک جاری رہنے والے اس میلہ کے دوران جماعت جرمنی کو ہزاروں افراد تک اسلام کا پیغام اور اس کی پرامن تعلیم پہنچانے کی توفیق ملی۔ نیز اس سٹینڈ کے نتیجہ میں متعدد کتب فروشوں سے رابطے ہوئے جنہوں نے قرآن کریم اور بعض دیگر کتب خریدنے کے لئے آرڈر دیئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

فرینکفرٹ میں لگنے والا یہ میلہ کتب امسال 10 سے 15 اکتوبر 2001ء تک جاری رہا۔ جس کے ہال نمبر 3.1 میں L139 نمبر پر خوبصورتی سے سجا ہوا جماعت احمدیہ کا 12 مربع میٹر کا سٹینڈ 10 اکتوبر کی صبح زائرین اور متلاشیان حق کے استقبال اور راہنمائی کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس سٹینڈ کو موجودہ عالمی حالات کے پیش نظر خصوصی طور پر تیار کیا گیا تھا اور بڑے بڑے ایسے بورڈ آویزاں کئے گئے تھے جن میں قرآن کریم کے حوالہ سے تشدد اور دہشت گردی کے بارہ میں اسلامی تعلیم بیان کی گئی تھی اور واضح کیا گیا تھا کہ اسلام امن اور سلامتی کا پیغام دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قرآن کریم کے جرمن اور دیگر زبانوں میں تراجم کو خاص طور پر نمایاں کر کے پیش کیا گیا۔ اسی طرح ہمارے بزرگ مصنف محترم شیخ ناصر احمد صاحب کی جرمن زبان میں لکھی ہوئی کتاب Jehad im Islam اور محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب کی تحریر کردہ جہاد سے متعلق فولڈر کو بھی نمایاں کر کے پیش کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ہمارے سٹینڈ پر لوگوں کو بے پناہ ہجوم رہا۔ ایسے لوگوں کا ہجوم جو سنجیدگی سے اسلام کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے۔ جن کے چہروں سے اسلام کی حقیقی تعلیم معلوم کرنے کی جستجو کا اظہار ہوتا تھا۔ یہ لوگ بڑی کثرت سے آتے رہے اور قرآن کے جرمن ترجمہ کا مطالبہ کرتے رہے۔ جہاد سے متعلق مذکورہ کتاب جس کی قیمت ہم نے اس موقع کے لئے کم کر کے صرف 2 مارک مقرر کر دی تھی، کو سینکڑوں کی تعداد میں حاصل کرتے رہے۔ اس میلہ کی انتظامیہ کی طرف سے جاری ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق امسال گذشتہ سال کی نسبت زائرین کی تعداد مجموعی طور پر اگرچہ 15% کم رہی مگر ہمارا سٹینڈ پہلے سالوں کی نسبت کئی گنا کامیاب رہا۔ کیونکہ نئے تعمیر شدہ بہت وسیع و عریض ہال میں صرف ہمارا سٹینڈ ہی تھا جس کی پیشانی ...

باقی صفحہ 4 پر

جرمنی کی تاریخی مسجد احمدیہ میں دعوت عام Tag der offenen Tür کی شاندار تقریب

400 جرمن افراد کی شمولیت، بڑی تعداد میں ریڈیو ٹیلیویژن اور اخبارات کے نمائندگان کی اسلام سے دلچسپی کا اظہار

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 3 اکتوبر 2001ء کو، لوکل امارت فرینکفرٹ کی جانب سے فرینکفرٹ کی سب سے پہلی مسجد نور میں دعوت عام Tag der offenen Tür کی ایک بڑی شاندار تقریب منعقد کی گئی جس میں تقریباً سو جرمن افراد نے شرکت کی اور بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ نور مسجد کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا اجتماع تھا۔ کئی ایک مقامی اور ملکی سطح کی اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے، اس سے پہلے کبھی نہیں آئے۔

3 اکتوبر مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کا دن ہے اور جرمن تاریخ میں اس دن کی ایک خاص اہمیت ہے۔ اس دن کی یاد میں ہر سال 3 اکتوبر کو اہل جرمن Tag der offenen Tür مناتے ہیں اس موقع پر جماعت احمدیہ بھی اپنی مساجد میں یہ دن اس طرح مناتی ہے کہ مسجد میں آنے کے خواہش مند مہمانوں کے لئے دروازے کھلے رکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی جرمنی کی متعدد مساجد کے دروازے عام لوگوں کیلئے کھولے گئے اور جرمنی بھر میں ہزاروں لوگوں نے مختلف مساجد میں جا کر اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ عیسائیوں کے چرچ اور بعض حلقے اس واقعہ کو اپنے لئے ایک لمحہ فکریہ قرار دے رہے ہیں۔

اس تقریب سے چند روز قبل ریڈیو اور ٹی وی پر اس پروگرام کے بارے میں اعلان کروائے گئے، اخبارات میں خبریں شائع کرائی گئیں۔

جس کے نتیجہ میں بہت سے جرمن لوگ مسجد نور میں آنے پر آمادہ ہوئے۔ فرینکفرٹ کے علاوہ گردونواح کے 40-50 کلومیٹر دور کے علاقوں سے سفر کر کے لوگ یہاں پر آئے۔ ان لوگوں نے اس بات کا اقرار کیا اور مسجد کی مہمانوں کی کتاب میں بھی درج کیا کہ اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں پڑھ کر وہ یہاں آنے پر آمادہ ہوئے۔ ہر آنے والے مہمان کا گلاب کے پھول سے استقبال کیا گیا۔ ان ممالک میں پھول محبت اور اظہار جذبات کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔

جرمنی کی ایک ntv جو کہ جرمنی کا ایک اہم ٹی وی سٹیشن ہے، نے صرف ہماری مسجد نور کا ہی انتخاب کیا۔ آج کل جبکہ جنگ اور دہشت گردی کی خبروں کا بہت چرچا ہے ntv کی یہ خبر نشر ہوئی۔ ایسے وقت پر جرمنی اور دیگر ہمسایہ ممالک کے لاکھوں افراد نے مسجد نور کی جھلکیاں، جرمنوں کی اسلام سے دلچسپی کے ایمان افروز مناظر دیکھے اور احمدیت کا پیغام ...

باقی صفحہ 2 پر

اسلام میں رسمی عبادات

مسجد نور فرینکفرٹ میں Interkulturen wochen کے تحت ایک تقریب

مورخہ 22 ستمبر کو مسجد نور فرینکفرٹ میں ایک پروگرام ہوا جس کا عنوان تھا Rituale gebet in Islam "اسلام میں رسمی عبادت"۔ اس پروگرام میں شرکت کے لئے 13 جرمن احباب و خواتین مسجد میں تشریف لائے۔ رسمی پروگرام شروع ہونے سے پہلے تقریباً آدھ گھنٹہ تک مہمانوں نے مسجد دیکھی اور مسجد کے بارہ میں سوالات کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں بڑی دلچسپی سے سوالات کرتے رہے بعد میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جماعت ہائے جرمنی نے بڑی تفصیل سے تمام عبادتوں کی سردار عبادت یعنی نماز کے متعلق حاضرین کو بتایا۔ اذان اور نماز کا طریق عملی طور پر کر کے سمجھایا نیز باجماعت نماز اور نوافل کا فرق بتایا بعد میں مہمانوں نے بڑی دلچسپی سے نماز اور اسلام کے بارے میں سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات امام صاحب نے دیئے۔ مسجد میں TV پر اعداد و کیا کہ خاص طور پر سوال کیا گیا کہ مسجد میں TV کیوں رکھا ہوا ہے اس پر محترم امام صاحب نے بڑی تفصیل سے MTA کا تعارف کروایا۔ حسن اتفاق سے جب MTA کے پروگرام دکھانے کے لئے آن کیا گیا تو اس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پروگرام چل رہا تھا جس میں حضور جرمن بولنے والے احمدی مستورات اور بچوں کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے۔ زیادہ تر سوالات "امریکہ پر حملہ" کے متعلق تھے۔ اس پروگرام کو بھی حاضرین بڑی دلچسپی سے دیکھتے رہے۔ نماز کے بارہ میں پروگرام کے متعلق بعض مہمانوں نے خاکسار کو بتایا کہ ہمارے لئے یہ معلومات افزاء پروگرام بہت ہی دلچسپ تھا خاص طور پر انہوں نے کہا کہ مساجد کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا رویہ دوسرے مسلمانوں سے بالکل مختلف ہے اور یہ معلوم کر کے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کی مساجد قرآنی تعلیم کے مطابق خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہر مذہب کے ماننے والوں کیلئے ہر وقت کھلی ہیں۔

(رپورٹ:- میر عبداللطیف، لوکل امیر افونن باخ)

اداریہ

جرمنی کی خوش قسمتی

ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جرمنی میں جماعت احمدیہ کے پہلے عالمی جلسہ سالانہ 2001ء میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی جو نہ صرف اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ تھا بلکہ تیسرے ملینیم کا بھی پہلا جلسہ تھا اور جرمن اخباروں اور ریڈیو اور ٹیلیویژن کے مطابق بھی یہ جلسہ عظیم الشان تھا اور امن اور امان سے ہونے والا اتنا بڑا اجتماع جرمن لوگوں نے پہلی مرتبہ دیکھا جس پر ہر کس و ناکس حیران ہوا۔ جرمنی کے چانسلر کا خیر سگالی کا پیغام بھی ہم سب نے پہلی بار سنا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوا اور ہمیں یقین ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ کی جو غرض یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ سوچنے کی بتائی تھی اور اس کو جماعت احمدیہ نے اس جلسہ میں عملاً پورا کر دکھایا۔ نیز اس جلسہ میں شامل ہونے والی ساٹھ سے ستر قوموں نے روحانی مائدہ سے وافر حصہ پایا جن کی شمولیت کی خبر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو آج سے 100 سال قبل دی تھی۔ پھر حضور اقدس نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان بھی کیا تھا کہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے ان کو ایک کثیر تعداد میں جلسہ میں مشاہدہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

یورپ میں دوسرا احمدیہ مسلم مشن جرمنی میں 1923ء میں شروع ہوا۔ اور ترقی کی منازل طے کرتے کرتے اب یورپ میں سب سے بڑی احمدیہ مسلم جماعت جرمنی ہی ہے۔ جس نے اکیسویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ انٹرنیشنل کو بڑی شان سے منایا اور انہی خوشخبریوں کی اطلاع ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 12 مارچ 1989ء میں دی تھی کہ "مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ اگلی صدی میں فضا تبدیل ہونے والی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حیرت انگیز تائیدی نشانات دکھلائے جائیں گے۔(الفضل انٹرنیشنل 5 جنوری 2001ء)

ان تائیدی نشانات کا سلسلہ شروع ہونے کی خبر حضرت المصلح الموعودؓ نے تفسیر کبیر میں سورۃ الفجر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بھی دی تھی کہ اس وقت احمدیت کی پہلی صدی کی مشکلات والی رات ختم ہو گی اور احمدیت کی فتوحات کا سورج طلوع ہو گا۔ اسی خبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1967ء میں پھر یوں دوہرایا:-

"اسلام کے غلبہ کے آثار اور اسلامی صبح صادق کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں گو ابھی دھندلے ہیں......اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو گا اور دنیا کو منور کرے گا۔" (امن کا پیغام اور حرف انتباہ صفحہ 11)

پس آیئے ہم احمدیت کے حق میں فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی دیکھ رہے ہیں اور ان کے اُترنے کی نمایاں تاثیریں ہم نے گذشتہ عالمگیر جلسہ سالانہ جرمنی میں مشاہدہ کی ہیں۔ ہم ان کے زیر سایہ ساتھ ساتھ چلتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اس خواب کو حقیقت میں بدل دیں جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ "جرمن قوم کے دلوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ قوم بالآخر ضرور مسلمان ہو گی۔ بلکہ اگلے پچاس سالوں میں اس کی اکثریت احمدیت سے بہرہ ور ہو گی۔" (الفضل ربوہ 16 ستمبر 1973ء)

پس آیئے اس عہد کو ایک مرتبہ پھر تازہ کریں کہ

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

بقیہ:- مسجد نور میں دعوت عام

ان تک پہنچا۔ الحمدللہ۔ اس کے علاوہ Hessischer Rundfunk نے بھی اپنی ٹی وی کی خبروں میں مسجد نور میں تقریب کی رپورٹ دکھائی اور جماعت احمدیہ کا موقف بھی بتلایا۔ جرمنی کے اہم اخبارات Frankfurter Rundschau, Frankfutrer Neue Presse, Die Tageszeitung نے تفصیل کے ساتھ باتصویر رپورٹیں شائع کیں۔ جرمن نیوز ایجنسی dpa نے اس روز نماز ظہر کی تصویر بنا کر ریلیز کی۔ wdr اور Hörfunk نے Deutschlandfunk ریڈیو پر انٹرویوز اور رپورٹیں دیں۔ msn کی جانب سے کئی روز تک انٹرنیٹ میں نماز ظہر کے موقع پر بنائی گئی تصویر دکھائی جاتی رہی۔

ریڈیو اور ٹی وی کے واقف کاروں کو جو دعوت نامہ بھیجا گیا تھا اس میں مسجد نور کی تاریخی اہمیت بھی بتائی تھی کہ ۱۲ ستمبر 1959ء کو اقوام متحدہ کے سابق صدر اور عالمی عدالت کے سابق صدر سر ظفر اللہ خان نے اس مسجد کا افتتاح کیا تھا۔ کچھ دانشوروں، سماجی ثقافتی اور سیاسی اداروں کے نمائندوں کیلئے یہ پہلو بھی بہت قابل احترام تھا۔

اسلامی تعلیمات سے متعلق معلومات حاصل کرنے والے مہمانوں میں سے 99 صد جرمن تھے۔ 20 یا 25 کے قریب ایسے مہمان آئے جو احمدی بھائیوں کے دوست یا زیر تبلیغ تھے مگر زیادہ تعداد نئے لوگوں کی تھی۔

آنے والے مہمانوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ پہلی بار انہیں اسلام کی اس طرح سے ایک صحیح تصویر دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ بہت سے لوگوں کو قطعاً یہ معلوم نہ تھا کہ مسجد خدا کا گھر ہے اور یہاں ایک غیر مسلم بھی آ سکتا ہے۔ چند کی رائے میں ایسی تقاریب کو جاری رہنا چاہیے

جلسہ سالانہ جرمنی کا لنگر خانہ

جلسہ سالانہ کے وسیع انتظامات میں شعبہ ضیافت یعنی لنگر خانہ بہت اہم اور بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ہر فرد واحد کو میسر آنے والے تھوڑے سے کھانے کے پیچھے دراصل ایک بہت بڑا کارخانہ چل رہا ہوتا ہے۔ کارکنان کی ایک بہت بڑی ٹیم سخت محنت کر رہی ہوتی ہے۔ تب کہیں جا کر ہزاروں ہزار مہمانوں کو بروقت کھانا میسر آتا ہے۔

امسال ہمارے نمائندے نے بنفس لنگر خانے میں جا کر سارے انتظامات کا مشاہدہ کیا۔ ایک طرف پیاز کی کٹائی ہو رہی تھی تو دوسری طرف آلوؤں کی صفائی ہو رہی تھی، ایک طرف بڑے بڑے دیگچے دھوئے جا رہے تھے تو دوسری طرف چولہوں پر چڑھے دیگچوں میں مختلف قسم کے سالن تیار ہو رہے تھے۔ کچھ کارکنان مسلسل آنے والے سپلائی کے سامان ٹرک سے اُتار رہے تھے۔ غرضیکہ بیسیوں کارکنان اپنے افسر لنگر خانہ مکرم محمد عظیم خان صاحب کی ہدایات کے مطابق اپنے سپرد کاموں کو بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ سرانجام دے رہے تھے۔

ہمارے نمائندہ نے مختلف کارکنان سے موقع پر ملاقات کی اور ان سے اس سخت مشقت والی خدمت کے حوالے سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت بھی کیا۔ نائب ناظم لنگر مکرم محمد لقمان صاحب سے لنگر خانہ کے انتظامات کے بارہ میں بعض اعداد و شمار دریافت کئے گئے تو انہوں نے بتایا کہ امسال دوران جلسہ صبح و شام اور دوپہر پانچ مختلف قسم کے مہمانوں کے لئے کھانے تیار کئے جاتے رہے۔ جن میں خصوصی یورپین اور مریض مہمانوں کے لئے ناشتہ، دوپہر اور شام کے کھانے شامل تھے۔ چائے کا بھی وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا تھا اور بچوں کے لئے تو چوبیس گھنٹے گرم دودھ میسر تھا۔ امسال مجموعی طور پر پاکستانی کھانوں پر مشتمل 750 دیگیں، یورپین کھانوں کی 500 دیگیں، چاول کی 200 دیگیں پکائی گئیں جبکہ چائے کی 210 دیگچے تیار ہوئے۔

امسال شعبہ ضیافت نے جو خصوصی خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے نیشنل سیکرٹری ضیافت مکرم محمد عظیم خان صاحب نے بتایا کہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ 2001ء کے لئے شعبہ ضیافت کو مزید 40 عدد چولہوں کی ضرورت تھی۔ جرمنی بھر سے مختلف کمپنیوں سے معلومات حاصل کی گئی کافی چھان بین کے بعد ایک جرمن کمپنی ہماری مرضی کے مطابق چولہے بنانے پر راضی ہوئی، اس فرم نے ایک چولہے کی قیمت 400 جرمن مارک بتائی۔ 40 چولہوں کی کل قیمت مبلغ 16000 جرمن مارک بنی، جس کی ادائیگی ناممکن اور ناقابل برداشت تھی۔ کافی غور و غوض کے بعد کارکنان ضیافت نے اپنی مدد آپ کے تحت چولہے، کڑچھے اور چھانے بنانے کا عزم کیا۔ اس طرح سلسلہ احمدیہ کے ایک فدائی کارکن مکرم طارق خان صاحب نے دیگر کارکنان کے علاوہ شعبہ ضیافت کا یہ کام سرانجام دینے کیلئے 24 گھنٹے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ کارکنان نے وقارعمل کے تحت 40 عدد چولہے صرف مبلغ 1320 جرمن مارک میں تیار کئے۔ خود تیار کرنے پر ہمیں فی چولہا 33 جرمن مارک میں پڑا۔ یوں چولہوں کی مد میں 14680 مارک کی بچت کی گئی۔ چولہے بنانے کا تقریباً 60 فیصد سامان شروٹ سے اور ناصر باغ میں پڑے ہوئے کاٹھ کباڑ سے حاصل کیا۔ جب ہم نے پراجیکٹ شروع کیا تو ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا کیونکہ یہ سارا کام بہت محنت طلب اور خاصا مشکل تھا، مگر خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو "وقارعمل" کی نعمت عطا فرمائی ہے اس کی بدولت یہ سارا کام 15 افراد کی ٹیم نے 7200 گھنٹوں میں مکمل کیا۔ اگر یہی کام کسی فرم سے کرواتے تو اس کی مزدوری ہی صرف 1,40,000 مارک بنتی، اس طرح خدا کے فضل سے کارکنان شعبہ ضیافت نے سامان کی خریداری سے لے کر بنوائی تک تقریباً 1,61,710 جرمن مارک کی بچت کی۔ فجزاھم اللہ۔

خاکسار یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ جس روز ہمارا یہ کام ختم ہوا اس کے دوسرے دن ہماری اس ٹیم کے فدائی کارکن مکرم جناب طارق خان صاحب کو دل کا شدید حملہ ہوا جو کہ ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان تمام دوستوں کیلئے بھی دعا کی خصوصی درخواست ہے جنہوں نے اپنی ذاتی مصروفیات کو ترک کر کے دن رات اس کام کو مکمل کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

اور انہوں نے دوبارہ آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ضیافت کا شعبہ دن بھر بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ چائے، کیک اور پاکستانی کھانوں سے مہمانوں کی تواضع کرتا رہا۔

شام 4 بجے ہدایت اللہ ہوبش نے اسلام اور مغرب کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ وقت سے پہلے ہی لوگ خاموشی کے ساتھ بیٹھ گئے اور بڑی دلچسپی اور اشتیاق سے تقریر سنی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس روز مختلف مکتبہ فکر اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ مسجد میں آئے۔ متعدد سماجی اور مذہبی اداروں کے نمائندگان یہاں پر موجود تھے۔ جرمنی کی سیاسی پارٹی SPD اور CDU کے لوگوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ آنے والوں میں زیادہ تعداد اعلیٰ تعلیم یافتہ، مدبر اور دانشور طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تھی۔ جلسہ کا اختتام کا وقت شام 6 بجے تھا مگر دو مہمان رات دس بجے گئے۔

(امجد احمد، صدر حلقہ نور مسجد، فرینکفرٹ)

☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے تاثرات

☆ الحاج میر محمد علی صاحب نیشنل امیر جماعت بنگلہ دیش، نے فرمایا کہ یہ ایک عظیم الشان جلسہ سالانہ تھا۔ جو پورے آب وتاب سے اپنے مقاصد پورے کرتا ہوا منعقد ہوا۔ مجھے تو اس کے انتظامات میں کوئی بڑی خامی نہیں نظر آئی۔ جرمن جماعت نے اپنے حسن انتظام سے شامل ہونے والوں اور باقی دنیا کے ذہنوں پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔

☆ چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بہت عمدہ پُر انتظام ایسا تھا جس کی کوئی مثال نہیں۔ طعام ٹرانسپورٹ و مہمان نوازی کے انتظامات حیران کن تھے۔ ایک قافلہ ممبر کا خیال تھا کہ جلسہ میں زیادہ سے زیادہ دس ہزار افراد شامل ہوں گے۔ لیکن جب اُس نے جلسہ دیکھا تو گُم سُم رہ گیا۔ وہ ایک ایسے جلسے کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا جو حاضری میں قادیان کے جلسہ سے بڑھ جائے۔ اللہ کے فضل سے ہوشیار پور پنجاب (انڈیا) سے چند غیراز جماعت احباب بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہاں جرمنی میں ملٹی نیشنل اقوام کی بڑی فعال جماعت موجود ہے وہ یہ دیکھ کر مزید حیران ہوئے کہ قریباً 50 ہزار افراد اپنے روحانی آقا کو دیکھنے اور سننے کے لئے اس جلسہ میں جمع ہوئے۔ انکا خیال تھا کہ سیاست میں تو ایسا پھر بھی ممکن ہے مگر مذہب میں نہیں۔ وہ حضور اقدس کی سوال و جواب کی محفل میں بھی سوالوں کے اس قدر وسیع المطلب مگر مختصر جواب سُن کر بہت حیران ہوئے۔

☆ مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مبلغ نائجیریا نے فرمایا کہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی کی یاد میرے دل میں ہمیشہ رہے گی۔ بھائی چارے کی فضاء میں اتنا بڑا اجتماع روحانی تجربات میں اضافہ کا باعث ہوا۔ مختلف قسم کے رنگ نسل کے لوگ جو مختلف زبانیں بولتے تھے اور اُن کا تمدن بھی مختلف تھا ایک ہی چھتری کے نیچے جمع تھے۔ یہ خلیفۂ وقت کا سایہ ہی تھا جو انہیں ایک جگہ جمع کئے ہوئے تھا۔ بے شک میں اس جلسہ سے بہت محظوظ ہوا۔ الحمدللہ۔

☆ مکرم عبداللہ حسن جمعہ صاحب آف کینیا افریقہ جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرچکے ہیں نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا:۔ میں سمجھتا ہوں کہ لنڈن جلسہ سالانہ کی نسبت حاضری اس جلسہ پر دوگنی تھی۔ اتنے بڑے مجمع کے لئے ایسے انتظامات کرنا کہ ہر ایک کی توقع کے مطابق پورے اُترے بڑی خوبی ہے۔

تمام غیر ملکی مہمانوں کے مزاج کے مطابق کھانے تھے جو بہت پسند کئے گئے۔ کسی بھی شعبہ میں انتظامات اتنے مکمل تھے کہ ہمیں کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ مقامی خدام اور اطفال خدمت میں اس طرح ہمہ تن مصروف تھے جیسے کہ شہد کی مکھی اپنے کام میں جتی ہوئی ہوتی ہے۔

☆ ریٹائرڈ میجر مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف تنزانیہ اپنے تاثرات کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ ''اس سال انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جو جرمنی میں ہوا بہت خوب تھا۔ جماعت جرمنی کے افراد نے مہمان نوازی کو عروج تک پہنچا دیا۔ ایئرپورٹ پر ہمارا استقبال بہت والہانہ انداز میں ہوا۔ رہائش کے کمرے بہت صاف ستھرے اور اعلیٰ معیار کے تھے۔ مہمانوں کی ضروریات پر فوری توجہ دی جاتی رہی۔ حفاظت کا انتظام سخت تھا۔ مجھے اُمید ہے جرمنی آئندہ بھی جلسہ سالانہ پر یہ روایات قائم رکھے گا۔ اگرچہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بہت اچھی طرح انجام پذیر ہوئے مگر ان کو مزید بہتر کرنے کے لئے جماعت جرمنی کو آپس میں ضرور گفت و شنید کرنی چاہیئے۔

مردانہ جلسہ گاہ کا ایک منظر

آقا خطاب فرما رہے ہیں ———— خدام ہمہ تن گوش ہیں

(تصاویر فراہم کرنے کے لئے ادارہ اخبار احمدیہ مکرم شاہد عباسی صاحب کا شکر گزار ہے)

خصوصی درخواست دعا:۔ احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے مناظر

جلسہ کے آخری روز ہونے والی تاریخ ساز عالمی بیعت کا مرکزی منظر

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والے تین بادشاہ امیر جرمنی دبینن کے ہمراہ

تیاری جلسہ سالانہ کے دوران وقار عمل کرنے والے بعض انصار، خدام اور اطفال

لنگر خانہ میں کھانا تیار ہونے کا ایک منظر

Vol.7 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 10
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Germany, Tel. 069-50688652, Fax 069-50688655

عالمی میلہ کتب ایک نظر میں

☆ ہر سال فرینکفرٹ میں لگنے والا یہ عالمی میلہ کتب جنگ عظیم دوم کے بعد اس وقت شروع کیا گیا تھا، جب مشرقی جرمنی کا ایک بہت بڑا علمی شہر Leipzig روسی بلاک میں چلا گیا۔ یہ میلہ کتب اس سے پہلے دراصل اسی شہر میں لگا کرتا تھا۔

☆ امسال یہ میلہ 53واں میلہ کتب تھا۔

☆ فرینکفرٹ میں لگنے والا یہ میلہ کتب فرینکفرٹ کی مرکزی نمائش گاہ (Messe) کے وسیع وعریض دس ہالوں میں لگا۔

☆ امسال اس نمائش گاہ کی عمارتوں میں ایک بہت بڑے دومنزلہ خوبصورت ہال کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ہمارا سٹال بھی اسی نئے ہال میں تھا۔

☆ اس میلہ کتب میں سائنس، فکشن، ادب، مذہب، لغت، کمپیوٹر سافٹ ویئر، ثقافت، ذرائع ابلاغ، طب اور تاریخ سے متعلق کتب شائع کرنے والے اشاعتی اداروں نے بڑے بڑے سٹینڈ لگائے اور اپنی مطبوعات کی نمائش کی۔

☆ اس میلہ کتب میں سب سے زیادہ دلچسپی اسلام کے موضوع پر لی گئی اور سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب قرآن مجید رہی۔

☆ اس سال اڑھائی لاکھ زائرین نے اس میلہ سے استفادہ کیا۔ زائرین کی یہ تعداد گذشتہ سال کی نسبت قریباً 15 % کم رہی۔

☆ اس سال 105 ملکوں اور قوموں نے اس میلہ میں شرکت کی۔

☆ اس سال 6661 اشاعتی اداروں نے اپنے اپنے سٹینڈ لگائے۔ جن میں 2472 سٹینڈ صرف جرمنی کے اشاعتی اداروں نے لگائے۔

☆ جرمنی کے بعد سب سے زیادہ سٹینڈ لگانے والے ملک برطانیہ اور امریکہ تھے جن کے علی الترتیب 884 اور 771 سٹینڈ تھے۔

☆ امسال 56 اداروں نے اپنے سٹینڈ نہیں لگائے جنہوں نے اپنی جگہ محفوظ کرا رکھی تھی ان میں سے 31 صرف امریکہ سے تعلق رکھنے والے ادارے تھے۔

☆ اس میلہ میں بڑے بڑے مطبع خانوں اور جلد سازوں کی طرف سے بھی سٹینڈ لگائے گئے۔

☆ اس میلہ کے دوران ہفتہ کے روز دوپہر کے وقت جب زائرین کا ہجوم عروج پر تھا، انتظامیہ کی طرف سے ایک اعلان کے ساتھ ہی امریکہ میں ہونے والے افسوسناک واقعات پر اظہار افسوس و ہمدردی کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔

☆ اس میلہ میں 99505 نئی کتب کی نمائش کی گئی۔

☆ اس میلہ میں مجموعی طور پر 399811 ٹائٹل نمائش کے لئے رکھے گئے۔

☆ کتب کی نمائش کے لئے استعمال ہونے والا کل رقبہ 75,265 مربع میٹر تھا۔

☆ جماعت جرمنی کو اس میلہ میں گذشتہ 29 سال سے سٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔

☆ یہ میلہ ہر روز صبح 9 بجے شروع ہوتا اور شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہتا اور آخری روز اس میلہ کا اختتام مرکزی انتظامیہ کی طرف سے ٹھیک دو بجے بعد دوپہر تین زبانوں جرمن، انگریزی اور فرانسیسی میں کئے جانے والے اعلان کے ساتھ شرکاء کی تالیوں کی گونج میں ہوا۔

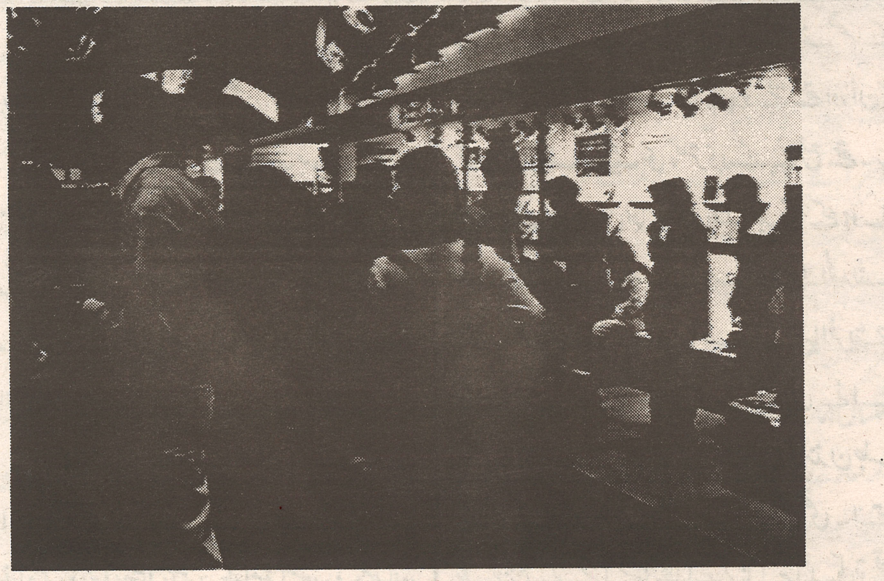

عالمی میلہ کتب فرینکفرٹ 2001ء میں جماعت احمدیہ جرمنی کے بک سٹینڈ کے مناظر

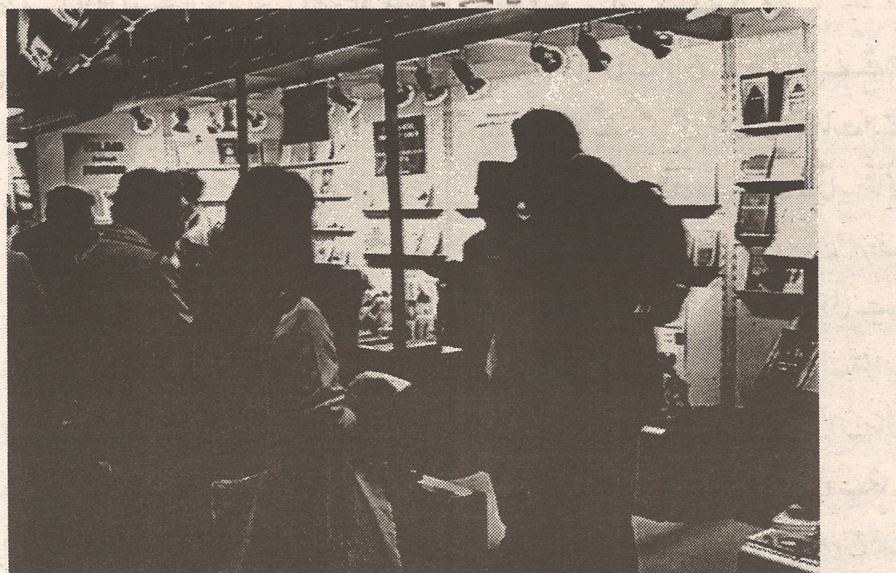

بقیہ:۔ القرآن الحکیم

ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اور رکھے گا۔ ایسے لوگوں کی کامیابیاں تو محض عارضی ہوتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ پھر انسان کو نیکی کی طرف لے آتا ہے۔

اس آیت پر ذرا سا تدبر کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس میں ایک عظیم الشان مضمون بیان کیا گیا ہے۔ گزشتہ مضمون بتا رہا ہے کہ شیطان یا اس کی ذریت کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے میں کوئی دخل حاصل ہونا تو الگ رہا ان کو اس سے کوئی دُور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ پس صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ کا اس آیت میں ذکر ہے۔ اس میں بعض آدم کے مخالف یا دین سے بے بہرہ لوگ ایک نئی دنیا بسانے کے مدعی ہوں گے اور کہیں گے کہ وہ اپنے زور سے ایک نئی دنیا بسائیں گے اور ایک نیا نظام قائم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا کبھی پہلے ایسا ہوا ہے کہ نئی دنیا اور نیا نظام بنانے میں اللہ تعالیٰ نے شیطان اور اس کی ذریت سے مدد لی ہو۔ اگر پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ تو آئندہ کس طرح ممکن ہے ہمیشہ نئی دنیا اور نیا نظام اللہ تعالیٰ آدم اور فرشتوں کے ذریعہ سے بنایا کرتا ہے۔ پس اب بھی اسی طرح ہوگا۔ نیا نظام اور نئی دنیا بھی آدم ہی کے ذریعہ سے بنائے جائیں گے۔ اور انسان کی تخلیق یعنی نوع انسان کے اندر جو خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔ ان کی اصلاح کر کے انسان کو از سر نو درست کرنے کا کام بھی دنیاوی تدابیر سے نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے ماتحت ہوگا۔ قرآن کریم کا یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ تیرہ سو سال پہلے اس نے ان اصطلاحات تک کو بیان کر دیا ہے جو آخری زمانہ میں استعمال ہونے والی تھیں۔ New Word اور New Order کا ذکر کن خوبصورت الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے اور کس طرح اس کا بھی جواب دے دیا ہے۔ آج تک نئی دنیا اور نیا نظام آدم کے مخالفوں کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے تیار نہیں کروایا بلکہ ہمیشہ آدم اور فرشتوں کے ہاتھ سے کروایا ہے۔ اسی طرح اب ہوگا۔

(تفسیر سورۃ کہف، تفسیر کبیر جلد 4، صفحہ 461-460)

بقیہ:۔ میلہ کتب

جلی حروف سے لکھے گئے ISLAM کے نام سے بجی ہوئی تھی۔ جسے دور سے ہی پڑھ کر لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ محتاط اندازہ کے مطابق ہمارے سٹینڈ پر آنے والے زائرین نے دس ہزار سے زائد تعداد میں مفت لٹریچر از خود حاصل کیا۔ جن میں مختلف مضامین پر مشتمل 32 مفت کتابچوں اور فولڈرز کے علاوہ ہمارا تفصیلی کیٹالاگ بھی شامل ہے، جو ہماری جملہ کتب کے باتصویر مختلف تعارف پر مشتمل ہے۔

سٹینڈ پر اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آنے والے ہزاروں زائرین کے علاوہ ٹیلیویژن، ریڈیو اور اخبارات کی متعدد ٹیمیں بھی آتی رہیں۔ ٹیلیویژن نمائندوں نے آکر ویڈیو فلمیں بھی تیار کیں جو مختلف پروگراموں میں نشر کی گئیں۔ ریڈیو اور اخباری نمائندوں نے بھی انٹرویو لئے اور انہیں شائع ونشر کیا۔ اس طرح سے بھی اسلام کا پیغام اس سٹینڈ کے ذریعہ بے شمار لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

سٹینڈ پر نمائش کے لئے رکھی جانے والی کتب میں سرفہرست قرآن کریم کے تراجم شامل تھے، جو جرمن زبان کے علاوہ بعض یورپی زبانوں میں جماعت کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں۔ جگہ کی رعایت سے دیگر زبانوں کے تراجم کی فہرست پر مشتمل ایک خوبصورت بورڈ اس جگہ پر آویزاں کر دیا گیا تھا۔

دیگر کتب میں جرمن زبان میں شائع کی گئی جملہ جماعتی کتب شامل تھیں اور دوسری زبانوں میں سے انگریزی، عربی، فرنچ، فارسی اور روسی زبانوں کی کتب کے نمونے بھی رکھے گئے تھے، ان کے علاوہ زبانوں کی کتب جگہ کی مناسبت سے اگرچہ نمائش میں رکھی نہ جاسکی تھیں۔ تاہم وہ ہمارے سٹاک میں موجود رہیں اور ضرورت کے مطابق پیش کی جاتی رہیں۔

سٹینڈ کی تیاری کے دوران ابتداء سے ہی شعبہ اشاعت کو محترم نیشنل امیر صاحب کی راہنمائی اور سرپرستی حاصل رہی۔ آپ ہر قدم پر قیمتی ہدایات سے نوازتے رہے۔ علاوہ ازیں اتوار کے روز آپ بنفس نفیس سٹینڈ پر تشریف بھی لائے۔ کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور زائرین کے ساتھ خوب مصروف وقت گزارا۔ آپ کے علاوہ سٹینڈ پر زائرین کی راہنمائی کے لئے خدمات بجالانے والے احباب میں محترم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ، ایک سابق مربی سلسلہ محترم محمد اسماعیل منیر صاحب، مکرم عظیم بٹ صاحب، مکرم سعید گیسلر صاحب، مکرم فہیم احمد صاحب، مکرم میر عبداللطیف صاحب اور عزیزہ خولہ جیوبش صاحبہ شامل رہیں۔

سٹینڈ کو خوبصورتی سے سجانے اور برقی قمقموں سے روشن کرنے کی جملہ خدمات ہمارے ایک خادم محترم نوید اقبال صاحب نے سرانجام دیں جو اپنی ساتھی محترم سلیم اختر صاحب کے ساتھ Hannover سے آئے تھے۔ ڈیزائننگ کے لئے عزیزم عطاء الاعلیٰ صاحب آف Hannover اور عزیزم حامد ناصر صاحب نے اپنی اپنی مہارت کے جوہر دکھلائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(رپورٹ:۔ محمد الیاس منیر، انچارج شعبہ تصنیف جرمنی)